تربیت اولاد اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

از: محمد عبد الماجد قادری، حیدرآبادی، جماعت: ثالثہ

جملہ تسبیح و تحمید ہے خدائے وحدہ لاشریک کے لیے جس نے لفظ کن سے عالم کو وجود بخشا، درود و سلام کے گلدستے پیش ہیں محسن انسانیت جناب محمد رسول ﷺ کی بارگاہ میں جنھیں رب تعالیٰ نے خاتم النبیین اور رحمۃ اللعالمین کا تاج پہنایا اور درود و سلام نازل ہو آپ کے جملہ آل واصحاب پر۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ اس نے ابن آدم کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا، قسم قسم کے اسباب راحت وسکون فراہم کیا، انھیں نعمتوں میں سے ایک عظیم تر نعمت اور عظیم المرتبت سبب راحت، اولاد ہیں جو والدین کے لیے سکون و قرار کا باعث اور قرۃ عین کا سبب ہیں مگر یہ سب اسی وقت ممکن ہے جب ان کی بہتر تعلیم اور اچھی تربیت کا اہتمام کیا جائے اور انھیں اخلاق حسنہ کا خوگر بنایا جائے، ورنہ یہ اولاد قرۃ عین کا سبب اور گھر کی زینت بننے کے بجائے دنیا میں وبال جان اور آخرت میں ہلاکت کا سبب ہوں گے۔

عالم کے جملہ مذاہب میں تربیت اولاد کو ایک اہم مقام حاصل ہے، خود مذہب اسلام میں اس کی نمایاں شان ہے کہ قرآن کریم حضرت لقمان کی نصیحت وتربیت اولاد کے قیمتی جواہر اپنے دامن میں محفوظ کیے ہوئے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا وَّ اتَّبِعْ

سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ يٰبُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ وَ اقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ))

(سورۃ لقمان: ۳۱، الآیۃ: ۱۳-۱۹)

آیت کریمہ سے ماخوذ نصیحتیں:

(۱) رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو

(۲) والدین کے ساتھ ادب سے پیش آؤ

(۳) ان کے ساتھ حسن سلوک کرو

(۴) والدین کی اطاعت کرو

(۵) زمین پر اکڑ کر نہ چلو کہ اللہ رب العزت تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا

(۶) نماز قائم کرو

(۷) بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو

(۸) کوئی مصیبت آجائے تو صبر کرو

(۹) اپنی رفتار میں میانہ روی رکھو اور چیخ چلا کر نہ بولا کرو

(۱۰) اپنی آواز پست رکھو؛ کیوں کہ بدترین آواز گدھے کی آواز ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری ہے:

((يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ))(سورة التحريم :٦٦، الآية :٦)

((اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں))(کنزالایمان)

جب آقا کریم ﷺ نے صحابہ کرام کے سامنے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم اپنے اہل وعیال کو آتش جہنم سے کس طرح بچاسکتے ہیں؟ تو آقا نے ارشاد فرمایا:

"تم اپنے اہل وعیال کو ان چیزوں کا حکم دو جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں اور ان چیزوں سے روکو جو اللہ کو ناپسند ہیں" ۔(الدر المنثور للسیوطی)

چند احادیث شریفہ ملاحظہ ہوں:

(۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب دے، وہ اس کے لیے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے"۔(ترمذی)

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ آقا کریم ﷺ نے فرمایا:

"اپنی اولاد کا اکرام کرو اور انھیں اچھے آداب سکھاؤ"۔(ابن ماجہ)

(۳) حضرت عمرو بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"والد کا اپنی اولاد کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں کہ اسے اچھے آداب سکھائے"۔(مستدرک للحاکم)

(۴) امام ترمذی ایوب بن موسی عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"باپ کا اولاد کے لیے کوئی عطیہ، ادب حسن سے بہتر نہیں"۔(ترمذی)

(۵) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص تین لڑکیوں یا اتنی ہی بہنوں کی پرورش کرے، ان کو ادب سکھائے، ان پر مہربانی کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں بے نیاز کر دے (یعنی اب ان کو ضرورت باقی نہ رہے) اللہ تعالیٰ ان کے لیے جنت واجب کر دے گا"۔(شرح السنۃ)

مذکورہ بالا قرآنی آیات اور احادیث کریمہ کی روشنی میں والدین پر لازم و ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا بہتر انتظام کریں، انھیں نیک بنانے کی کوشش کریں، اس مقصد کے حصول کے لیے اس کی تربیت گاہ کو دینی فضا میں تبدیل کریں، اب ہم ذیل میں چند بنیادی اصول کا تذکرہ کرتے ہیں اور اللہ کے فضل سے یہ امید کرتے ہیں کہ اگر ان اصول کی روشنی میں ہم اولاد کی تربیت کا اہتمام کریں تو یقینا وہ سکون و قرار کا سبب اور قرۃ عین کا باعث ہوں گی۔

تربیت اولاد کے چند بنیادی اصول:

(۱) گھر کا ماحول دینی بنائیں کہ ماحول کا کافی اثر پڑتا ہے، اگر ابتدا ہی سے اولاد دینی ماحول میں پروان چڑھے گی تو یہ اس کے لیے تابناک مستقبل کی دلیل ہو گی

(۲) اولاد جب بولنا شروع کر دے تو اس کو کلمہ طیبہ کا عادی بنائیں

(۳) جب ارد گرد کے ماحول سے متاثر ہونے لگے تو اچھوں کی صحبت میں بٹھائیں اور بروں کی صحبت سے دور رکھیں

(۴) جب چار یا پانچ سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے یہ بتایا جائے کہ اللہ و رسول کے متعلق اس کا عقیدہ کیسا ہونا چاہیے اور چند بنیادی عقائد کی وضاحت کر کے اسے یاد بھی کرایا جائے

(۵) آقا کریم ﷺ، صحابہ کرام، تابعین عظام، اولیاے کرام اور محبوب بندے، بندیوں کے اچھے اخلاق اور بہتر صفات کا تذکرہ ان کے سامنے بار بار کیا جائے اور ان کی سیرت طیبہ بھی بیان کیا جائے تاکہ بچپن ہی سے ان کے دل میں ان کی عظمت بس جائے اور انھیں اپنا آئیڈیل بنانے کی کوشش کرے

(۶) انھیں ارکان اسلام کے بارے میں بتائیں

(۷) نماز کا عادی بنائیں

حدیث پاک میں ہے:

"جب تمھارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انھیں نماز کا پابند بناؤ اور جب دس سال کے ہو جائیں اور نہ پڑھیں تو انھیں سزا دو"

(۸) درود پاک، تلاوت قرآن کریم، سماعت قرآن عظیم اور نعت گوئی کا عادی بنائیں

(۹) اخلاق حسنہ کا پیکر بنائیں، برے اخلاق مثلاً جھوٹ، چغلی، غیبت، بغض و حسد اور گالی گلوج سے باز رہنے کی تاکید کریں اور اس کی مذمت میں جو قرآنی آیات و احادیث شریفہ وارد ہیں انھیں سنائیں اور عذاب الٰہی کا خوف دلائیں

(۱۰) دینی تعلیم دلائیں، دینی اصلاحی محافل میں شرکت کا پابند بنائیں

(۱۱) بعد بلوغت جلد ہی ان کی شادی کرائیں

تربیت اولاد کے حوالے سے اکثر والدین یہ سوچتے ہیں کہ بچے ابھی تو چھوٹے ہیں، جب تھوڑا بڑے ہو جائیں گے تو ان کی تربیت شروع کی جائے گی، ایسے والدین بچے کے حق میں بہتر نہیں ہوتے، ایسوں کو چاہیے کہ بچپن ہی سے ان کی تربیت کا اہتمام کریں۔

بارگاہ رب ذوالجلال میں دعا ہے کہ مولیٰ ہمیں اپنی اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت، قرآن و حدیث کی روشنی میں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے مکمل حقوق کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

محمد عبد الماجد قادری، حیدرآبادی

دارالعلوم فیض رضا، شاہین نگر، حیدرآباد